نوحہ

رات صغراؑ نے عجب خواب پریشاں دیکھا
دشت میں خون میں ڈوبا ہوا قرآں دیکھا

دلِ یاسیں پہ چلاتے تھے جو تیر و خنجر
کوئی قاری تھا کوئی حافظِ قرآں دیکھا

ڈھونڈنے آتے ہوں دریاؤں کے پانی جس کو
ایسا پیاسا نہ کوئی دنیا میں مہماں دیکھا

کبھی چوما کبھی دیکھا کبھی لپٹی رو کر
ماں نے گہوارۂ اصغرؑ کو جو ویراں دیکھا

اِک طرف عونؑ و محمدؑ کے پڑے ہیں لاشے
اور شبیرؑ کو تنہا سرِ میداں دیکھا

آگ اُمت نے اُسی گھر کو لگائی افسوس
جن کے دروازے پہ جبرئیلؑ کو درباں دیکھا

خوں برسنے لگا سجادؑ کی آنکھوں سے نثارؔ
سرِ زینبؑ کو جو بازار میں عریاں دیکھا